اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی سیرت مبارکہ کے چند روشن اوراق

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کی اِنفرادی کوششیں
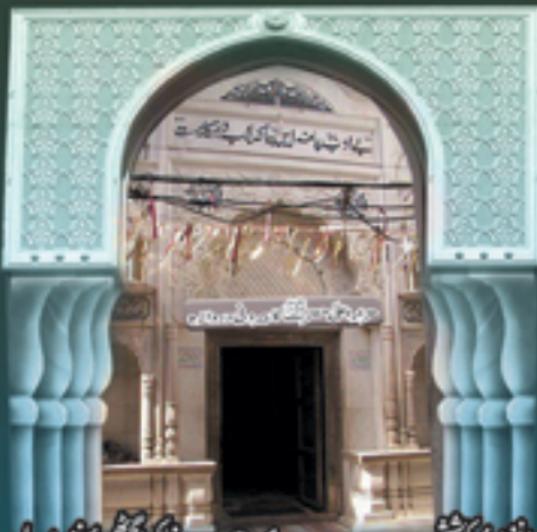
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَرْدگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ''بے شک تُمہارے نام مع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔'' (مُصَنَّف عبدُالرَّزّاق ج۲ ص۱۴۰ حدیث ۳۱۱۶ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) کمسِن مُبلِّغ کی انفرادی کوشش

ایک اُستاذ صاحب مَدْرَسے میں حسبِ معمول بچوں کوسبق پڑھا رہے تھے جن میں عِلمی گھرانے سے تعَلُّق رکھنے والا ایک مَدَنی مُنّا بھی شامل تھا۔ اس کی ہر ہر ادا میں وَقار اور سلیقہ تھا۔ نُورانی چہرہ اسکی قلبی نُورانیت کی عَکّاسی کررہا تھا۔ سُرمگیں چمکتی ہوئی آنکھیں اسکی ذَہانت وفَطانت کی خبر دے رہی تھیں۔ وہ بڑی توَجُّہ سے اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک بچے نے آکر سلام کیا۔ اُستاذ صاحب کے منہ سے نکل گیا: ''جیتے رہو۔'' یہ سُن کر مَدَنی مُنّا چونکا اور کچھ یوں عرض کی: ''یا اُستاذی!

سلام کے جواب میں تو وَعَلَیْکُمُ السَّلام کہنا چاہئیے!'' استاذ صاحب **کمسن مُبلِّغ** کی زبان سے اِصلاحی جملہ سن کر ناراض نہ ہوئے بلکہ **خیرخواہی** کرنے پر **خوشی** کا اِظہار فرمایا اور اپنے اس ہونہار شاگرد کو ڈھیروں **دعائیں** دی۔ (ملخصاً حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۶۳)

کمسن مُبلِّغ کون تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ **کمسن مبلغ** کون تھا؟ وہ چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ دین وملت، **اعلیٰحضرت**، **اِمامِ اَہلسنّت**، **عظیمُ البرکت**، **عَظِیمُ المرتبت**، پروانۂ شمعِ رِسالت، **مُجدّدِ دین ومِلّت**، حضرتِ **علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **وِلادت باسعادت** بریلی شریف (ہند) کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شوّالُ المُکرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ العِزَّت نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المُتکلِّمین حضرت مولانا **نقی علی خان** علیہ رحمۃ المنّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں **پہلا فتویٰ** تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے سنہ ۱۲۸۶ھ سے سنہ ۱۳۴۰ھ تک **لاکھوں فتوے** لکھے، لیکن افسوس! سب کو نقل نہ کیا جاسکا۔ جو نقل کر لیے گئے تھے ان کا نام ''اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃِ'' رکھا گیا۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** (غیر مخرجہ) کی 12 اور تخریج شدہ کی 30 جلدیں ہیں۔ یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **55** سے زائد **عُلُوم** پر عُبُور رکھنے والے ایسے **ماہر عالم** تھے کہ درجنوں علومِ عقلیہ ونقلیہ پر آپ کی **سینکڑوں تصانیف** موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی **علمی وجاہت، فقہی مُہارت** اور **تحقیقی بصیرت** کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص **فتاوٰی رضویہ** تو غَوّاصِ بحرِ فقہ کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمہ کا نام ''کنزُ الایمان'' ہے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدر الافاضل مولانا سیِّد **نعیم الدین مُراد آبادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ **خزائن العِرفان** لکھا ہے۔ **۲۵ صفر المُظفّر** سنہ ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء کو

جُمُعَۃُ الْمبارَک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذان کے وقت اِدھر مُؤَذِّن نے حَیَّ عَلَی الفَلاح کہا اور اُدھر اِمامِ اَہلسُنَّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے داعئ اَجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ پُر اَنوار** بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت حافظِ قراٰن، فقیہ، مفتی، محدث، مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کے **عظیم مبلّغ** بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تحریر وتقریر میں جابجا **نیکی کی دعوت** پیش کی ہے۔ ایسی ہی 20 حکایات **"اعلیٰ حضرت کی اِنفرادی کوششیں"** کے نام سے **دعوتِ اسلامی** کے عِلمی شعبے کی مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کی طرف سے پیش کی جارہی ہیں۔ یاد رکھئے کہ ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو **"اِنفرادی کوشش"** کہتے ہیں جبکہ سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجِد درس، چوک درس وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو **"اجتماعی کوشش"** کہتے ہیں۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں **اِنفرادی کوشش** کو بڑا عمل دَخل ہے حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے

والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے **نیکی کی دعوت** کے کام میں **اِنفرادی کوشش** فرمائی ہے۔ ہمیں بھی چاہئیے کہ **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیں اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیں۔ انفرادی کوشش کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کے تحریری گلدستے **"جنّتی محل"** اور مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"انفرادی کوشش"** کا ضرور مطالعہ کیجئے اور عملی طریقہ سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر اختیار کیجئے۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ اِصلاحی کتب، مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ (دعوتِ اسلامی)

١٦ ربیع النور ١٤٣٠ھ، 14 مارچ 2009ء

﴾2﴿ نماز میں غلطی کرنے والے پر انفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نماز کے بعد دہلی (ھند) کی ایک **مسجد** میں مشغولِ وظیفہ تھے۔ ایک صاحب آئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہی **نماز** پڑھنے لگے۔ جب تک **قیام** میں رہے مسجد کی دیوار کو **دیکھتے** رہے، **رُکوع** میں بھی سراوپر اٹھا کر سامنے دیوار ہی کی طرف نظر رکھی۔ جب وہ نماز سے فارِغ ہوئے تو اس وقت تک **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت بھی اپنا وظیفہ مکمل کر چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں اپنے پاس بلا کر **شرعی مسئلہ** سمجھایا کہ ''نماز میں کس کس حالت میں کہاں کہاں **نگاہ** ہونی چاہیے۔'' پھر فرمایا: ''**بحالتِ رُکوع نگاہ پاؤں پر ہونی چاہیے۔**'' یہ سنتے ہی وہ صاحب قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے: ''واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہو، نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری ہے اور تم **میرا منہ قبلہ سے پھیرنا چاہتے ہو!**'' یہ سن کر **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام کرتے ہوئے فرمایا: ''**پھر تو سجدہ میں بھی پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگایئے!**'' یہ حکمت بھرا جملہ سن کر وہ بالکل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ ''**قبلہ رُو ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اوّل تا آخر قبلہ کی طرف منہ کر کے دیوار کو دیکھا جائے**، بلکہ صحیح مسئلہ وہی ہے جو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے بیان فرمایا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۳۰۳)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقولہ مشہور ہے: " کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو) (ابجد العلوم، ج ۱، ص ۱۲۹)

آپ نے دیکھا کہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے **ایک عام شخص** سے اس کی **عقل** کے مطابق کلام کیا تو آپ کی زبان سے نکلے ہوئے حکمت بھرے **ایک جملے** نے بَرَسابَرَس سے نماز میں غَلَطی کرنے والے کی لمحہ بھر میں **اِصلاح** فرمادی۔ "**اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**" کرنے والے مُبَلِّغِین کو چاہئے کہ اس **مَدَنی پھول** کو اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا کر اسلامی بھائیوں کو **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں**، **ہفتہ وار اِجتماعات** وغیرہ میں شرکت کروانے کے لئے **اِنفرادی کوشش** کریں، اِنْ شاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کامیابی ان کے قدم چُومے گی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(3) طَبِیب پر اِنفرادی کوشش

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد کچھ عرصہ **تدریس** فرمائی۔ پھر بعض

وجوہات کی بنا پر تدریس چھوڑ کر **مَطَب** (یعنی کلینک) شروع کر دیا (کیونکہ آپ حکیم بھی تھے)۔**ذریعۂ مَعَاش** سے **مطمئن** ہو کر جُمادَی الاُولیٰ ۱۳۲۹ ؁ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے ''لکھنؤ'' تشریف لے گئے۔ وہاں سے اپنے **اُستاذِ محترم** حضرت **مولانا شاہ وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں **''پیلی بھیت''** حاضر ہوئے۔ حضرت **محدث سورتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کو جب **معلوم** ہوا کہ ان کا ہونہار شاگرد **تدریس** چھوڑ کر **مطب** میں **مشغول** ہو گیا ہے تو انہیں بے حد **افسوس** ہوا۔ چُونکہ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا ارادہ **بریلی شریف** حاضر ہونے کا بھی تھا چُنانچہ بریلی شریف جاتے وقت **مُحَدِّث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **ایک خط** اِس **مضمون** کا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **تحریر فرمادیا** تھا کہ ''جس طرح **ممکن** ہو آپ اِن (یعنی صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کو **خدمتِ دین** و**علمِ دین** کی طرف **مُتوجّہ** کیجئے۔''

جب اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے دَرِدولت پر **حاضِری** ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت **لطف وکرم** سے **پیش** آئے اور **دریافت فرمایا**: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: **مَطَب کرتا ہوں**۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''مطب بھی اچھا کام ہے، اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان (یعنی علم دو ہیں؛ علمِ دین اور علمِ طبّ)، مگر مطب کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صبح صبح قارُورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔'' **ولیِ کامل** کے لبہائے مبارکہ سے **نکلا** ہوا یہ جملہ اپنے اندر

ایسی رُوحانیت لئے ہوئے تھا کہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل سے طِبابَت (یعنی علاج معالجے کے پیشے) کا **خیال** جاتا رہا۔ پھر مطب چھوڑا اور **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **جیسے** عظیم رُوحانی طبیب کی زیرِ نگرانی بریلی شریف ہی میں رہ کر دینی کاموں میں مصروف ہوگئے اور **علمِ دین کی اِشاعت** کے ذریعے لوگوں کا رُوحانی علاج کرنے لگے۔

لئے بیٹھا تھا عشقِ مصطفٰے کی آگ سینے میں
ولایت کا جبیں پر نقش، دل میں نورِ وحدت کا

(تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۱۲، مُلخصًا)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں دوبارہ علمِ دین کے شعبے سے وابستہ ہونے والے صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الوَرٰی وہی ہستی ہیں جنہوں نے مسلمانانِ پاک و ہند کو اُردو زبان میں **''بہارِ شریعت''** جیسا علمی خزانہ عطا کیا۔ **''بہارِ شریعت''** فقۂ حنفی کا بہترین اِنسائیکلوپیڈیا (یعنی معلوماتی مجموعہ) ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادِری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ اِس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر اپنے تمام مُرِیدین و متعلقین کو بہارِ شریعت پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے **''مَدَنی انعامات''** کے 70 ویں اور 72 ویں مدنی انعام

میں ارشاد فرماتے ہیں: ’’کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ **بہارِ شریعت** حصہ 9 سے مُرْتَد کا بیان، حصہ 2 سے نَجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ 16 سے خرید وفروخت کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ 7 سے مُحَرَّمات کا بیان اور حُقُوقُ الزَّوْجَیْن، حصہ 8 سے بچوں کی پَرْوَرِش کا بیان، طلاق کا بیان، ظِہار کا بیان اور طلاقِ کِنایہ کا بیان پڑھ لیا یا سن لیا ہے؟ کیا آپ نے **بہارِ شریعت** یا **نماز کے اَحکام** (رسائلِ عطاریہ حصہ اوّل) سے پڑھ یا سن کر اپنے وضو، غسل اور نماز دُرُست کر کے کسی سُنّی عالم یا ذمہ دار مبلغ کو سنا دیئے ہیں؟‘‘

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے علمی و تحقیقی شعبے کی مجلس المدینۃ العلمیۃ نے **بہارِ شریعت** کی تخریج وتسہیل وحواشی کا کام شروع کر رکھا ہے۔ تادمِ تحریر اس کی جِلد اوّل (حصہ 1 تا 6)، حصہ 7،8،9،16 مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب فرمائیں۔ یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے مالا مال فرما، تادمِ آخر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(4) سونے کی انگوٹھی پہننے والے پر اِنفرادی کوشش

سَجّادہ نشین سرکارِ کلاں مارہرہ شریف **حضرت مہدی حَسَن میاں** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں جب بریلی شریف آتا تو **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت خود کھانا لاتے اور ہاتھ دُھلاتے۔ایک مرتبہ میں نے **سونے کی انگوٹھی** اور چھلّے پہنے ہوئے تھے، حسبِ دَستور جب ہاتھ دُھلوانے لگے تو فرمایا: ''شہزادہ حضور! یہ انگوٹھی اور چھلّے مجھے دے دیجئے!'' میں نے اُتار کر دے دیئے اور بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے مارہرہ شریف واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا: ''ابا حضور! بریلی شریف کے مولانا صاحب (یعنی اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلّے انگوٹھی اور ایک خط تھا جس میں یہ لکھا تھا: ''شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مَردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں)۔'' (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۰۵)

مَدَنی پھول

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا انداز ِتبلیغ تھا مجددِ دِین وملت، سرکارِ اعلیٰ **حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسلام کی سربلندی کی خاطر حکمت و دانائی کے ساتھ بڑے ہی اَحسن انداز میں خوب خوب **نیکی کی دعوت** عام

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تیری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبِیّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(5) طالبِ علم پر اِنفرادی کوشش

حضرتِ مولانا نُور محمد علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اور **حضرت** مولانا سیِّد قناعت علی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوِی یہ دونوں حضرات، مجدِدِ دین وملت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جیسے سچے عاشقِ رسول کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر **علمِ دین** کی دولتِ بے بہا حاصل کر رہے تھے۔ایک مرتبہ مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: ''قناعت علی ، قناعت علی !'' جب **سیِّدُ السَّادات** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشقِ صادِق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے **شہزادے** کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔فوراً مولانا نُور محمد صاحب کو بلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: ''**کیا سیِّد زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟** (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)''

یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نگاہیں جھکالیں۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''**جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔**''

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۸۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(6) غیر مُسلِم پر اِنفِرادی کوشش

حضرت علّامہ مولانا سیِّد **ایوب علی** علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''اذانِ ظہر ہوچکی تھی مُفَسِّرِ شہیر حضرت علّامہ مولانا **نعیم الدین مرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الہادی اور حضرت مولانا **رحم الٰہی** علیہ رحمۃ اللہ القوی، سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت **اِمام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھے۔ نَماز کی تیاری ہورہی تھی۔ اتنے میں ایک آریہ (یعنی غیر مسلم) آیا اور کہنے لگا: ''**اگر میرے چند سوالات کے جوابات دے دیئے جائیں تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہوجائیں گے۔**'' نامعلوم اُس کے جوابات میں کتنا وقت لگتا؟ چنانچہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''کچھ دیر ٹھہر جاؤ! ابھی نَماز کا وقت ہوگیا ہے، نماز کے بعد **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **تمہارے ہر سوال کا جواب دیا جائے گا۔**''

وہ کہنے لگا: ''ایک **سوال** تو یہی ہے کہ آپ کے دین میں **عِبادت** کے **پانچ وقت کیوں مقرر ہیں؟** پَرْمیشَّر (خدا تعالیٰ) کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھی ہی ہے۔''مفسرِ شہیر حضرت علامہ مولانا **محمد نعیم الدین مرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے فرمایا: ''یہ **اعتراض** تو خود تمہارے اُوپر بھی وارِد ہوتا ہے۔'' پھر مولانا رحم الٰہی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **فرمایا:** ''تمہارے مذہب کی کتاب ''**ستیارتھ پرکاش**'' میرے مکان پر موجود ہے ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔'' الغرض طے پایا کہ پہلے نماز پڑھ لی جائے اتنی دیر میں کتاب بھی آجائے گی پھر اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس غیر مسلم کے دل سے **کُفْر** وضَلالت کی گندگی دور کی جائے گی۔ چنانچہ یہ تینوں بُزُرگ حکمِ خداوندی بَجالانے کے لئے مسجد تشریف لے گئے اور وہ غیر مسلم باہر گیٹ کے قریب بیٹھ گیا۔ نماز کے بعد اس نے یہ **سوالات** کئے:

(1) اگر قرآن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے تو تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ خدا تعالیٰ تو اسے یکبارگی اتارنے پر قادِر تھا۔

(2) بقول تمہارے، آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا عَزَّوَجَلَّ نے بلایا تھا، اگر وہ واقعی خدا عَزَّوَجَلَّ کے محبوب تھے تو پھر دنیا میں واپس کیوں بھیج دیئے گئے؟

(3) عبادت پانچ وقت کے متعلق ستیارتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔

اس کے یہ سوال سن کر مبلغِ اسلام **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے

فرمایا: ''میں تمہارے سوالوں کے جواب ابھی دیتا ہوں، مگرتم نے جو **وعدہ** کیا ہے اس پر قائم رہنا۔'' کہا: ''ہاں، میں پھر کہتا ہوں کہ **اگرآپ نے میرے سوالات کے جواب معقول انداز میں دے دیئے تو میں اپنے بیوی بچوں سمیت مسلمان ہوجاؤں گا۔''** یہ سن کرمبلغِ اسلام کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے: ''تمہارے پہلے سوال کا **جواب** یہ ہے کہ جو شئے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے، دل میں اسکی وقعت زیاہ ہوتی ہے اسی لئے کلام پاک کو بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ) نازِل کیا گیا۔ انسان بچے کی صورت میں آ تا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا، اللہ تعالیٰ اسے بوڑھا پیدا کرنے پر بھی قادِر ہے پھر بوڑھا پیدا کیوں نہ کیا؟، انسان کھیتی کرتا ہے، پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس میں بالی آتی ہے اس کے بعد دانہ برآمد ہوتا ہے، وہ خدائے بزرگ و برتر تو **قادر** ہے ایکدم غلہ پیدا کردے پھر ایسا کیوں نہ کرتا؟'' اپنے پہلے سوال کا مطمئن کُن جواب سن کر وہ غیر مسلم **خاموش** ہو گیا۔ مبلغ اسلام کا اندازِ تبلیغ اس کے دل میں گھر کر چکا تھا اسکی دلی کیفیت چہرے سے عیاں تھی۔ پھر کتاب ''**ستیارتھ پرکاش**'' آ گئی جسکے تیسرے باب (تعلیم) پندرہویں ہیڈنگ میں یہ عبارت موجود تھی: ''**اگنی ہوتر (یعنی پوجا) صبح شام دوہی وقت کرے۔**'' اسی طرح چوتھے باب (خانہ داری) **ہیڈنگ نمبر 63** میں یہ عبارت موجود تھی ''**سندھیا** (ہندوؤں کی صبح وشام کی عبادت) **دوہی وقت کرنا چاہئے۔**'' یہ

عبارت سن اور دیکھ کر اسے دوسرے سوال کا **جواب** بھی مل چکا تھا۔اب وہ اسلام سے مزید قریب ہو رہا تھا لہٰذا اس نے **معراج** والے سوال کا جواب چاہا تو مبلغِ اسلام، عاشقِ خیر الانام اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی زبانِ مبارک سے علم وحکمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''معراج والے سوال کے جواب کو یوں سمجھنا چاہئے! کہ ایک بادشاہ اپنے ملک کے انتظام کے لئے ایک نائب مُقرَّر کرتا ہے، وہ صوبہ دار یا نائب' بادشاہ کے حسبِ منشاء خدمات انجام دیتا ہے، بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے **خوش** ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور اِنعام وخِلْعَتِ فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بُلا کر مُعَطَّل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے۔'' یہ دلنشین کلام سن کر وہ غیر مسلم بے ساختہ پکار اٹھا: **''آپ نے مجھے خوب مُطْمَئِن کر دیا، مجھے میرے سب سوالوں کا جواب مل گیا، میں ابھی اپنے بیوی، بچوں کو لاتا ہوں اور ہم سب اپنے باطِل مذہب کو چھوڑ کر دینِ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔''** (حیات اعلیٰ حضرت، ج۱،ص۲۸۷، ملخصاً)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جن مبارک ہستیوں کے سینے **خوفِ خدا** اور **عشقِ مُصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نُور سے مُنَوَّر رہوتے ہیں اُنکی بارگاہ میں جو بھی آتا ہے خالی ہاتھ نہیں جاتا، گمراہوں کو **صراطِ مستقیم** کی دولت ملتی

ہے، تشنگانِ علم **علومِ نافعہ** کے شیریں اور ٹھنڈے جاموں سے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید فروزاں ہوتا ہے، بے عملوں کو اَعمالِ صالحہ کی طرف رغبت ملتی ہے، ناقِص، کامل واَکمل بن کر دوسروں کو **کامل** بنانے میں مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔

تاریخ کے اَوراق پر **مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی سیرت کا باب نہایت درخشاں وتابندہ ہے۔آپ نے دینِ اسلام کی وہ خدمت کی کہ زمانہ دیکھتا ہی رہ گیا۔آپ کے **فُیُوض وبَرَکات** سے عرب وعجم مُستَفِیض ہوئے۔**امام احمد رضا** کے نام کے ڈَنکے پوری دنیا میں بجنے لگے۔یہ اِنہی کا فیض ہے کہ آج کے اس پُرفتن دور میں تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوت اسلامی**'' کا مشکبار مدنی ماحول ہر طرف دینِ اسلام کی خوشبوئیں پھیلا رہا ہے۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عاشق اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی **تعلیمات** کے مطابق دینِ مَتین کی اتنے پیارے واَحْسَن انداز میں خدمت کر رہے ہیں کہ جس نے بھی اس انداز کو دیکھا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ''**امیر اہلسنّت** (دامت برکاتہم العالیہ) **واقعی امام اہلسنّت** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) **کے عاشقِ صادق ہیں**۔'' امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی پُرخُلوص، انتھک کوششوں کے نتیجے میں ''**دعوتِ اسلامی**'' بہت کم عرصے میں دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر میں پھیل گئی اور دنیا کے 66 سے زائد ممالک میں سنتوں کا پیغام پہنچ

گیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر **دعوتِ اسلامی 36** سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کررہی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی تعلیمات پرعمل پیرا ہوکر دینِ متین کی خدمت اَحسن انداز میں کرنے کے لئے آپ بھی **دعوت اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں! اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوفِ خداوعشقِ مصطفےٰ، اعمالِ صالحہ کی دولت بیش بہا حاصل ہوگی، گناہوں سے نفرت کا ذہن بنے گا اور ہماری آخرت سنورنے کے اسباب بن جائیں گے۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے، ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو فیضانِ رضا بھی نصیب ہوگا ایسی ہی ایک بہار ملاحظہ ہو:

مَدَنی قافلے کی برکت سے اعلیٰ حضرت کا دیدار ہوگیا

پنجاب (پاکستان) کے شہر خانیوال کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے علاقے کے **دعوتِ اسلامی** کے ذمہ دار اسلامی بھائی کافی عرصے سے **اِنفرادی کوشش** کے ذریعے مجھے **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کی ترغیب دِلا رہے تھے لیکن میں ہمیشہ ان کو ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر کار اُن کی اِنفرادی کوشش کا ثَمرہ ظاہر ہوا اور میں مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ہمارا مدنی قافلہ خانیوال کے ایک دیہاتی علاقے میں موجود ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مزار شریف** سے ملحق ایک **مسجد** میں ٹھہرا۔ مدنی قافلے کے آخری دن میں اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار

شریف کے پاس بیٹھا **دُرُود شریف** پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک **نورانی چہرے والے بزرگ** تشریف فرما ہیں جنہوں نے **سفید لباس** زیبِ تن کیا ہوا ہے اور **سفید رنگ کی چادر** اوڑھ رکھی ہے۔ ان کے پیچھے بھی چند نورانی چہرے والے بُزُرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اُنہی میں سے ایک سے پوچھا کہ **یہ بزرگ کون ہیں؟**'' انہوں نے فرمایا: ''یہ سنیوں کے امام سیدی اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ہیں۔'' تو یوں مَدَنی قافلے کی **بَرَکت** سے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خواب میں **زِیارت** نصیب ہوگئی۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ پاؤ گے راحَتیں قافِلے میں چلو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(7) تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ''ساداتِ کرام میں سے ایک صاحبزادے گردشِ اَیّام کی زد میں آکر **تنگ دستی** میں مبتلا تھے۔ وہ میرے پاس

تشریف لاتے اور اپنے حالات سے دل برداشتہ ہوکر مُفْلِسی وغربت کی شکایت کیا کرتے ۔ایک دن جب وہ بہت ہی **پریشان ومغموم** تھے میں نے اُن سے کہا: ''صاحبزادے! یہ ارشاد فرمائیے کہ جس عورت کو باپ نے **طلاق** دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کے لئے **حلال** ہوسکتی ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: ''ایک مرتبہ آپ کے جدِّ اعلیٰ امیرالمؤمنین حضرت **سیدنا علی المرتضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم نے تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا: **''اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں۔''** شہزادے حضور! کیا اس قول کے بعد بھی ساداتِ کرام کا غربت واَفلاس میں مبتلاء ہونا تعجب کی بات ہے!'' وہ کہنے لگے: **''واللہ! آپ کی ان باتوں نے مجھے دِلی سکون بخش دیا۔''** **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص۱۶۲ ملخصاً)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں ایک مَدَنی پھول تو یہ ملا کہ کبھی بھی **مشکل حالات** سے گھبرا کر بہت زیادہ **پریشان** نہیں ہونا چاہئے۔ کامیابی دنیوی مال ودولت کی کثرت میں نہیں بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا پر راضی** رہنے میں ہے۔ دوسرا مَدَنی پھول یہ ملا کہ جب بھی کسی اسلامی بھائی کی اِصلاح کی ضرورت

پڑے تو بڑی **حکمتِ عملی** سے اس کے مرتبہ و مقام کا لحاظ کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینی چاہیے۔ **مذکورہ حکایت میں اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے کتنے پیار بھرے انداز میں سَیِّد زادے پر اِنفرادی کوشش کی، کوئی ایسا لفظ بولا جس سے ان کو ندامت ہوتی نہ ہی **سخت لہجہ** استعمال کیا۔ **اللہ** ربُّ العزت ہمیں بھی صحیح انداز میں **نیکی کی دعوت** کی دُھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(8) سونے کی انگوٹھی پہننے والے کی اِصلاح

عصر کی نماز کے بعد بڑا ہی پُرکیف سَماں تھا، دُور و نزدیک سے آئے ہوئے لوگ مجددِ دین وملت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں حاضر ہوکر ایک سچے عاشقِ رسول کی **زیارت و ملاقات** سے اپنے دلوں کو منوّر کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب **سونے کی انگوٹھی** پہنے ہوئے حاضر ہوئے تو حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے **نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی برائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ''مرد کو سونا پہننا **حرام** ہے۔ صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشہ سے کم کی

ہو اُس کی اجازت ہے۔ جو کوئی سونے، تانبے یا پیتل کی انگوٹھی پہنے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی ایک انگوٹھی پہنے یا کئی انگوٹھیاں پہنے اگرچہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں تو اسکی نماز مکروہ تحریمی ہے۔'' ایک عالمِ باعمل کے اس کلام نے ان صاحب کے دل پر جو روحانی اثر کیا ہوگا اسے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۱۹۷، مکتبۃ المدینہ)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(9) مِعمار پر انفرادی کوشش

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید **ایوب علی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے: ''مسجد شریف کی توسیع کے لئے غسل خانہ، کنواں، وضوخانہ وغیرہ پر چھت ڈالنی تھی۔ مستری علی حسین قادری رضوی مرحوم علیہ رحمۃ القیوم نے سُتُونوں کی تعمیر شروع ہی کی تھی کہ ظہر کے وقت **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت تشریف لائے اور ستونوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''بھائی علی حسین! **مسجد کے لئے یہ سُتُون کچھ اچھے معلوم نہیں ہوتے، انہیں خوبصورت بنایئے۔**'' پھر فرمایا: ''میں نے اپنے **ذاتی** مکان کی تعمیر کے وقت کبھی دخل اندازی نہیں کی۔ صرف مضبوط و خوبصورت الماریاں بنانے

کے لئے ضرور کہا تھا تاکہ دینی کتابیں محفوظ رہیں۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱،ص۹۶)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ایمان افروز حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ دینی اُمور میں ہمیشہ **خوش اُسلوبی** سے کام کرنا چاہیئے۔ مسجدوں اور دیگر دینی عمارتوں میں صفائی اور **معیار** کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ اپنے ذاتی گھروں پر تو خوب دل کھول کر خرچ کریں لیکن جب **دین** کا معاملہ آئے تو سستی وکوتاہی اور کنجوسی سے کام لیں۔ دین کا درد رکھنے والوں کو یہ بات کسی طرح بھی زیب نہیں دیتی۔ **اللّٰہ** تبارک وتعالیٰ ہمیں شیطان کے مکروفریب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے تن، من، دھن قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(10) جذباتی مُرید پر انفرادی کوشش

پاک و ہند کی سرزمین پر جب بعض لوگوں نے **اللہ ورسول** جَلَّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی **توہین** کر کے اپنا دین وایمان بگاڑا اور خُود کو دائرہ اسلام سے خارِج

کر کے حُدُودِ مسلمین سے جدا کرلیا تو حامی ٔسنت، مجدد دین وملت، رہبر شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان کے متعلق حکمِ شرعی تقریراً وتحریراً بیان کیا۔اب چاہئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ فوراً اپنی گستاخیوں سے توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کرتے اور راہِ حق کے راہی بن جاتے۔مگر افسوس! انہوں نے ایسا نہ کیا۔چنانچہ مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے اپنا فریضۂ دینی ادا کرتے ہوئے علی الاعلان مسلمانوں کو ان لوگوں کی اصلی صورت سے آگاہ کیا۔ان طاغُوتوں سے اور تو کچھ نہ بن پڑا بس اپنی جگ ہنسائی پر پیچ وتاب کھاتے ہوئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے۔جب غصہ حد سے سِوا ہوجاتا تو خط میں ایک دو گالیاں لکھ کر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کو بذریعہ ڈاک بھیج دیا کرتے اور سمجھتے کہ بہت بڑا کارِنمایاں کیا۔ایک مرتبہ اسی طرح گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں پڑھ کر خط علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کی: ''حضور! کسی بدمذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔'' حلقۂ اِرادت میں شامل ہونے والے ایک نئے مرید وہ خط اُٹھا کر پڑھنے لگے۔اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا وہ ان صاحب کے اَطراف کا تھا۔نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت

مغرب کی نماز کے بعد دولت کدہ کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر کہا: ''اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر **مقدمہ** کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو **سزا** دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جراءت ہوگی۔''

حلم وحیا کے پیکر نے اپنے نئے مرید کی یہ بات سنی تو یہ کہہ کر اندر چلے گئے: ''تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔'' پھر دس پندرہ **خطوط** دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''ذرا انہیں پڑھئے!'' یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے **حیران** ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہوگا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی **بات** نہیں، بلکہ زمانہ سے آرہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جارہے تھے اور ان کا چہرہ **خوشی** سے دَمَکتا جارہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''**پہلے ان تعریف کرنے والوں بلکہ تعریف کا پل باندھنے والوں کو اِنعام واِکرام، جاگیر وعطیات سے مالا مال کردیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔**'' باادب وجذباتی مرید نے عرض کی: ''حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ اِن سب کو اِتنا **انعام واکرام** دیا جائے جو نہ صرف اِن کو بلکہ اِن کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔'' فرمایا:

''جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچا سکتے ،تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچایئے۔''

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اعلیٰ حضرت** عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت اسی نبی کے سچے عاشق تھے جو اپنے ذاتی دشمنوں کو بھی دعاؤں اور عطاؤں سے نوازا کرتے تھے ۔

وہ پتھر مارنے والوں کو دیتے ہیں دعا اکثر   کوئی لاؤ مثال ایسی شرافت ہو تو ایسی ہو
جہاں مجرم کو ملتی ہیں پناہیں بھی عطائیں بھی   مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی ذات کی خاطر کسی پر شِدّت وسختی نہ کریں ہماری **محبت وعداوت** صرف اور صرف **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ اٰلہٖ وسلم کے لئے ہونی چاہئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں حکمتِ عملی کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(11) لوگوں کو بَد گُمانی سے بچاؤ!

برسات کا موسم تھا،عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کا چراغ بار بار گل کر رہے تھے۔اس زمانے میں ناروے کی دیا سلائی استعمال ہوتی تھی جسے

روشن کرتے وقت گندھک کی **بدبو** نکلتی تھی ۔اسی لئے **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا حکم تھا کہ دِیا سلائی مسجد سے باہر جا کر روشن کی جائے تا کہ مسجد میں بدبو نہ ہو۔اب بار بار چراغ روشن کرنے میں بڑی **دِقّت** ہورہی تھی ۔اس تکلیف کی مدافعت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادمِ خاص حاجی کفایت اللہ صاحب نے یہ کی کہ ایک لالٹین میں شیشہ لگوا کر کُپّی میں ارنڈی کا تیل ڈالا اور روشن کر کے مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔ جب **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی نظر اس پر پڑی تو ارشاد فرمایا: ”حاجی صاحب ! **آپ نے یہ مسئلہ بار ہا سنا ہوگا کہ مسجد میں بدبو دار تیل نہیں جلانا چاہیے!**“ انہوں نے عرض کی: ”حضور! اس میں **اَرنڈی کا تیل** ہے۔“ فرمایا: ”راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں اَرنڈی کا تیل جل رہا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ ” دوسروں کو **فتویٰ** دیا جاتا ہے کہ مٹی کا **بدبودار تیل** مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جلوا رہے ہیں۔“ ہاں ! اگر آپ برابر اس کے پاس بیٹھے ہوئے یہ کہتے رہیں کہ **”اس لالٹین میں اَرنڈی کا تیل ہے، اس لالٹین میں اَرنڈی کا تیل ہے“** تو پھر مضائقہ نہیں۔“ اس اِصلاحی گفتگو کو سن کر حاجی صاحب نے فوراً لالٹین **گُل** کر دی۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۱،ص۱۵۰)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ

جس طرح بدگمانی کرنا منع ہے اسی طرح لوگوں کو **بدگمانی** سے بچانا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''**مَنْ سَلَکَ مَسَالِکَ التُّھَمِ اُتُّھِمَ** یعنی جو تہمت کے راستوں پر چلے گا اسے تہمت لگے گی۔'' (المقاصد الحسنة ،الحدیث ۱۱۳۳،ج ۱،ص ۴۲۱ دارالکتاب العربی بیروت) **یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کو ہر** طرح کی بدبو سے **بچانا** بہت ضروری ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو ہمیشہ صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنا چاہیے مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے **امیرِ اہلسنّت** حضرت علاّمہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ''**مسجدیں خوشبودار رکھئے**'' کا مطالعہ فرمائیں۔ **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر ہر دینی معاملے میں احتیاط سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور مساجد کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(12) تارکِ سنّت پر انفرادی کوشش

حاجی خدا بخش صاحب بھی ان سعادت مندوں میں سے تھے جو امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت، رہبرِ شریعت، پیرِ طریقت، سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے۔آپ کا بیان ہے کہ ایک دن فجر کی نماز کے بعد آپ کا ایک **مرید** حاضر خدمت تھا جسکی داڑھی حدِّ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم تھی۔ وہ اپنے پیر ومرشد سے کوئی **وظیفہ** لینا چاہتا تھا۔ جب اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔تو **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے اپنے اس مرید پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "**جس وقت تمہاری داڑھی شرع کے مطابق ہو جائے گی، اس وقت میں وظیفہ وغیرہ بتادوں گا۔**" یہ سن کر اس نے ایک بزرگ کا خط دیا جس میں **سفارش** کی گئی تھی کہ اسے وظیفہ دے دیا جائے۔**اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: "جب تک تم داڑھی حدِ شرع تک نہ بڑھاؤ گے اس وقت تک کسی کی بھی سفارش تمہارے حق میں قبول نہ کروں گا اور نہ ہی تمہیں کوئی وظیفہ بتاؤں گا۔ جب داڑھی حدِ شرع کے مطابق ہو جائے گی تو میں خود ہی بتادوں گا کسی کی **سفارش** کی **ضرورت** بھی نہ پڑے گی۔"

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۱،ص ۱۵۵)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی مُنڈوانا اور کتروا کر ایک مٹھی سے چھوٹی کر دینا دونوں ہی حرام ہے۔ اللہ ربّ العزت ہمیں مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی

سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(13) کاتب کی غلطی

جناب سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ کو گھر پر ایک مولوی صاحب قرآنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیت کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے مگر آپ کی زبانِ مبارک سے نہیں نکلتا تھا۔ وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زِیر'' پڑھتے تھے، یہ کیفیت جب آپ کے دادا جان **حضرت مولانا رضا علی خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے دیکھی تو حضور کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غلطی سے زیر کی جگہ زبر لکھ دیا تھا، جو **اعلیٰ حضرت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُس طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عرض کی: میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

حضرت جدِ امجد نے فرمایا: خوب! اور تبسم فرما کر سر پر ہاتھ پھیرا اور دل

سے دُعا دی پھر ان مولوی صاحب سے فرمایا: یہ بچہ صحیح پڑھ رہا تھا حقیقتاً کاتب نے غلط لکھ دیا ہے پھر قلمِ فیض رقم سے اس کی تصحیح فرمائی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص ٦٨)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

﴿14﴾ شرعی غلطی کرنے والے پر انفرادی کوشش

خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہب کا بیان ہے: ''ایک روز ایک صاحب کسی غیر مسلم کو **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں لے کر آئے اور عرض کی: ''یہ **مسلمان** ہونا چاہتا ہے۔'' فرمایا: ''**کلمہ** پڑھوا دیا ہے؟ عرض کی: ''ابھی نہیں پڑھوایا۔'' یہ سن کر مجد دِ دین وملت شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے بلا تاخیر وتساہل فوراً اس غیر مسلم کو کہا: ''پڑھو!'' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ''**اب کہو!**''میں اس پر ایمان لایا، میرا دین مسلمانوں کا دین ہے۔ ایک خدا کے سوائے سب **معبود** جھوٹے ہیں۔ **اللّٰہ** کے سوا کسی کی پوجا نہیں ہے۔ زندہ کرنے والا ایک **اللّٰہ** ہے، مارنے والا ایک **اللّٰہ** ہے، پانی برسانے والا ایک **اللّٰہ** ہے، روزی دینے والا ایک **اللّٰہ** ہے، سچا دین ''**اسلام**'' ہے، باقی سب دین جھوٹے ہیں۔'' اس کے بعد قینچی منگوا کر اسکے بالوں کی

چوٹی کاٹی اور کٹورے میں پانی منگوا کر تھوڑا سا خود پیا باقی اسے دیا اور اس سے جو بچا، وہ حاضرین مسلمانوں نے تھوڑا تھوڑا پیا۔ اس خوش قسمت نومسلم کا اسلامی نام ''**عبداللہ**'' رکھا گیا۔ پھر جو صاحب اسے لے کر آئے تھے ان سے فرمایا: ''جس وقت کوئی اسلام میں آنے کو کہے، فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہیے کہ اگر کچھ بھی دیر کی تو گویا اتنی دیر اس کے کفر پر رہنے کی معاذ اللہ رضامندی ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اسے فوراً کلمہ پڑھا دیتے پھر یہاں لاتے یا اور کہیں لے جاتے۔'' یہ سن کر اس نے دست بستہ عرض کی: ''حضور! مجھے یہ بات معلوم نہ تھی میں اپنی اس غلطی پر نادم ہو کر سچے دل سے **توبہ** کرتا ہوں۔'' فرمایا: ''اللہ کریم معاف فرمانے والا ہے، آپ کلمہ پڑھ لیجئے۔'' اس نے فوراً کلمہ پڑھا اور سلام و دست بوسی کے بعد واپس چلا گیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱،ص۲۸۶)

وہ توحید و رسالت کے معانی جس نے سمجھائے	حصارِ دین وملت، ہادیٔ راہِ ہُدیٰ تم ہو
شریعت میں امامت کا رہا سہرا تمہارے سر	جو ہے اہلِ طریقت کے لئے قبلہ نما تم ہو
وہ جس کے زہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے	کہا یوں پیشواؤں نے ہمارے پیشوا تم ہو

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملا کہ جب بھی کوئی غیر مسلم **مسلمان** ہونا چاہے تو اسے **فوراً کلمہ** پڑھا دینا چاہئے، اس کے بعد مزید احکام سکھانے کے لئے کسی عالمِ دین کے پاس لے جانا چاہئے۔ خدائے

بزرگ وبرتر کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس خدائے حنان ومنان نے ہمیں مسلمان بنایا اور پیارے حبیب مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں تادمِ آخر دینِ **اِسلام** پر ثابت قدم رکھے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ عزّوجلّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(15) پہلی صف میں نماز ادا کرنے کے متعلق انفرادی کوشش

ایک مرتبہ جب نماز مغرب کی جماعت قائم ہوئی تو حاجی محمد شاہ خان صاحب قادری رضوی نے **صفِ اوّل** میں شامل ہونے کی غرض سے شمالی فصیل پر کھڑے ہوکر نماز ادا کی ۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ان کو دیکھ لیا تھا نماز کے بعد اپنے پاس بلا کر ارشاد فرمایا: ''خان صاحب ! اس طرح صفِ اول کا **ثواب** نہیں ملتا کیونکہ یہ جگہ مسجد سے خارِج ہے، آئندہ خیال کیجئے گا۔ اگر لوگوں کو صف اوّل کے **ثواب** کا علم ہوجائے تو **قُرعہ اَندازی** کرنا پڑے۔''

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۸۶)

مَدَنی پھول

سبحٰن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کتنا پیارا انداز ِتبلیغ تھا امام اہلسنّت، مجد دِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا کہ **شرعی مسئلہ** بھی بتا دیا اور پہلی صف میں نماز اَدا کرنیکی **فضیلت** بھی بتا دی۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ **پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت** ادا کریں۔ اگر یہ عادت بن گئی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجَلَّ نماز کی برکت سے سب بگڑے کام سنور جائیں گے۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **72 مَدَنی انعامات** میں سے ایک **مَدَنی انعام** یہ بھی ہے: ’’کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جانے کی کوشش فرمائی؟‘‘

اللہ تبارَک وتعالیٰ ہمیں تمام نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللّٰہ عزّوجلّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

﴿16﴾ نواب صاحب پر انفرادی کوشش

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، **ملک العلماء** حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ ''ایک صاحب جنہیں نواب صاحب کہا جاتا تھا، مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے **بے پروائی** سے اپنی چھڑی **مسجد کے فرش** پر گرادی، جس کی آواز حاضرین نے سنی۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: **''نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!''** نواب صاحب نے میرے سامنے وعدہ کیا کہ اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿17﴾ خطرناک وسوسوں سے کس طرح بچایا

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا اعجاز ولی خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہب کا بیان ہے: ''جناب مولانا شاہ عارفُ اللہ صاحب خطیب خیرالمساجد خیر نگر میرٹھ اپنے والد ماجد مولانا حبیب اللہ صاحب قادِری رضوی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ایک دن بدمذہبوں کے **عقائد** پر گفتگو ہو رہی تھی والد صاحب نے

کہا: ''کم از کم اس قدر بات تو ضرور ہے کہ یہ بد مذہب ہمارے **قبلہ** کی طرف منہ کر کے **نماز** تو ضرور پڑھتے ہیں اور اہلِ قبلہ کو برا کہنے کی **ممانعت** آئی ہے۔'' ابھی یہ مجلس ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً ہی بریلی شریف سے تار پہنچا کہ ''**فوراً بریلی آؤ**'' وہ گھبرا گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب تاجر طلسمی پریس سے مشورہ کیا، انہوں نے کہا: ''فوراً جائیے۔'' چنانچہ **بریلی شریف** پہنچے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر سب سے **دریافت** کیا کسی نے تار بھیجنا بیان نہ کیا۔ سخت تشویش ہوئی، خیال کیا مخالفین کی یہ چال ہے کہ حسین حبیب اللہ میرٹھ سے ہٹ جائیں، اس لیے کہ ان دنوں بعض معاملات چل رہے ہیں۔ آخری بار تار آفس میں گئے، معلوم ہوا کہ **یہاں سے تار گیا ہے، لیکن دینے کون آیا تھا یہ یاد نہیں**۔ بہت متفکر ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام اہلسنّت مجدد دین وملت شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے خود کچھ فرمایا نہ ہی انہیں جرأت ہوئی کہ کچھ دریافت کرتے۔ تیسرے دن میرٹھ واپسی کا قصد کیا، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت **مسجد** میں تشریف فرما تھے۔ جب اجازت چاہی تو فرمایا: ''مولانا! اس آیتِ کریمہ کو تو پڑھئے: **لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ** (ترجمۂ کنز الایمان: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ (پ۲، آیت: ۱۷۷)۔ مولانا فرماتے ہیں کہ ''رُعب کی وجہ سے مجھ سے آیت نہ پڑھی گئی، میرے ساتھ مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی بھی تھے،

انہوں نے آیت کریمہ پوری کی۔ میرے دل میں معاً خیال گزرا کہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے اِصلاح کی غرض سے مجھے یہاں بلوایا تھا اور **صرف ایک آیت تلاوت کرکے اِصلاح فرمادی**۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۱۶۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلٰی حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(18) بَیعَت توڑنے والے کی اصلاح

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے: "صبح 9 یا 10 بجے کا وقت ہوگا، میں اور برادرم قناعت علی پھاٹک میں کام کررہے تھے کہ ایک نوجوان صاحبز ادے بحیثیت **مسافر** تشریف لائے اور سلام کرکے ایک طرف خاموش بیٹھ گئے۔ ہم لوگوں نے دولت خانہ دریافت کیا، فرمایا: "**میرٹھ** کا رہنے والا ہوں۔" پوچھا: "کیسے آنا ہوا؟" اس پر وہ بے اختیار رونے لگے، بار بار دریافت کیا جاتا مگر انکشاف نہ ہوتا تھا۔ بالآخر بہت اِصرار کے بعد فرمایا: "**میں امام اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا مرید ہوں۔ اس سال جب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا **حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز حسن سنجری اجمیری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کے عرس مبارک میں

حاضر ہوا تو وہاں ایک بُزُرگ سے ملا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے کہا: ''تم ان بزرگ کے مرید ہو جاؤ!'' میں نے کہا: ''میں تو امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بیعت ہوں'' انہوں نے کہا: ''وہاں تم شریعت میں بیعت ہوئے ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔'' چنانچہ میں ان لوگوں کی باتوں میں آکر ان بزرگ کا مرید ہو گیا۔ جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت تشریف لائے، چہرہ اَنور پر جلال نمایاں تھا مجھ سے فرمایا: ''لا ہمارا شجرہ واپس کر دے!'' اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ بس اسی روز سے میرا کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ پڑھائی بھی چھوڑ دی۔ ہر وقت دل یہی چاہتا ہے کہ دھاڑیں مار مار کر خوب رووٴں۔ ہم لوگوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا: ''آپ گھبرائیں نہیں! ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت تشریف لائیں گے، بعد نماز عرض کر دیجئے کہ تجدیدِ بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں''۔ یہ سن کر ان کو کچھ سکون ہوا۔

اتنے میں دیکھا کہ اسی وقت خلاف معمول اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت باہر تشریف لائے اور صاحبزادے سے فرمایا: ''آپ کیسے آئے؟ یہ سن کر ہمیں بہت تعجب ہوا، اس لئے کہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ ہر نَو وَارِد سے دریافت فرماتے: ''آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟'' بہر حال صاحبزادے نے حضرت کے دریافت کرنے

پر بجز رونے کے کچھ جواب نہ دیا۔تھوڑی دیر کے بعد حضور نے پھر فرمایا: ''**رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہیے!**'' اس پر انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''میرے پاس کس لیے آئے ہیں؟'' یہ سن کر وہ صاحبزادے پھر رونے لگے اور جو ترکیب ہم لوگوں نے بتائی تھی اس کے کہنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد حضور یہ فرماتے ہوئے تشریف لے گئے کہ ''**آپ قیام کریں مجھے کام کرنا ہے۔**'' ہم نے نوجوان کو تسلی دیتے ہوئے کہا: ''آپ ڈریں نہیں اور نمازِ ظہر کے وقت **تجدیدِ بیعت** کے لئے عرض کر دیں۔'' بعد نمازِ ظہر **پیرِ طریقت رہبرِ شریعت اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جب اپنی **نشست گاہ** پر جلوہ گر ہوئے تو اس نوجوان نے **تجدیدِ بیعت** کے لئے عرض کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''جب آپ وہاں **بیعت** ہو چکے ہیں پھر مجھ سے کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کی: ''حضور! مجھ سے قصور ہوا ہے اپنے **قصور کی معافی** چاہتا ہوں، لوگوں کے بہکانے میں آ گیا تھا۔'' فرمایا: ''**خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں ہے مگر یہ کہ لوگ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں، یہ ٹھیک نہیں کہ آج اِس دروازہ پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازہ پر، یَك دَرگِیر مُحکَم گِیر۔**'' انہوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: ''حضور! اب ایسا ہی ہوگا خدا کے لئے میری خطا معاف فرما دیجئے۔'' یہ سن

کرآپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے انہیں داخلِ سلسلہ فرمالیااوروہ صاحبزادے خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے۔ (حیات اعلی حضرت، ج۳،ص۱۹۵)

جومرکز ہے شریعت کا مدار اہلِ طریقت کا　　جومحور ہے طریقت کا وہ قطب الاولیا تم ہو

یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اورطریقت کی　　ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو

تمہاری شان میں جوکچھ کہوں اس سے سوا تم ہو　　قسیمِ جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(19) نگاہِ ولی کی تاثیر

امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت ۱۳۲۹ھ میں ''**مدرسۃ الحدیث**'' میں حضرت علاّمہ مولانا شاہ محمد وَصی احمد سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہاں مُقیم تھے۔ سیِّد فرزند علی صاحب آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ملنے آئے اوردست بَوس ہوئے۔ سیِّد صاحب کی داڑھی کٹی ہوئی تھی۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت بہت دیر تک **گہری نظروں** سے سیِّد صاحب کے چہرے کو دیکھتے رہے۔ سیِّد صاحب فرماتے ہیں کہ'' آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نگاہوں نے مجھے پسینہ پسینہ کردیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سچے عاشقِ رسول مجھے داڑھی رکھنے کی **خاموش ہدایت**

فرمارہے ہیں۔ میں نے صبح کو حاضرِ خدمت ہوکر اپنے اس **فعل** شَنِیعہ (برے فعل) سے **توبہ** کی۔اس حکایت کے راوی کہتے ہیں کہ ''آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ سید صاحب کے چہرہ پرنہایت خوش نما **داڑھی** موجود ہے۔''

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۳،ص ۲۳۸)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی بڑھانا تمام **انبیاء کرام** علیہم السلام بلکہ خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا **مدینے والے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری اور پاکیزہ **سنت** ہے۔داڑھی بڑھانے کی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم نے بہت **تاکید** فرمائی ہے۔سچے عاشق کی یہ شان ہے کہ وہ اپنے محبوب کی ہر ہر اَدا کواپنانے کی کوشش کرتا ہے۔کبھی بھی اپنے محبوب کی ناپسندیدہ چیزوں کے قریب نہیں جاتا بس اسکی یہی خواہش ہوتی ہے کسی طرح میرا محبوب مجھ سے راضی رہے۔ لیکن یہ سب باتیں اُسی وقت دل ودماغ میں راسخ ہوتی ہیں جب ایسا ماحول ملے جس میں رہ کرخوفِ خدا وعشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی دولتِ عظمیٰ نصیب ہو۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک

''دعوت اسلامی'' ہمیں ایسا ماحول فراہم کرتی ہے جس میں رہ کر **سنتوں پر عمل** کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے، بے عمل اَعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔ فیشن کے متوالے سنتوں کے دیوانے بن جاتے ہیں اور گناہوں کی دلدل سے نکل کر سنتوں کے پُر بہار گلشن میں آجاتے ہیں۔ چہرے پر داڑھی شریف کا نور آجاتا ہے، سر پر عمامے شریف کا تاج اور جسم پر سفید نورانی لباس اپنی ضیائیں بکھیرنے لگتا ہے۔ پھر اس رنگ میں رنگا ہوا اسلامی بھائی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آنے لگتا ہے۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ! دیکھو تو ذرا لگتا ہے کیسا شاندار

اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے سچی وابستگی عطا فرمائے اور تادم آخر اسی ماحول میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلیٰ حضرت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(20) اِصلاحی مکتوب

اِمام اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، سرکارِ اعلیٰ حضرت مولیٰنا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا سینہ بے کینہ پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کا خزینہ تھا۔ اسی مُقدّس جذبے کے تحت آپ اپنی ساری زندگی مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش فرماتے رہے۔ نیکی کی دعوت کا انداز ایسا پیارا ہوتا کہ لوگ خود بخود اَعمال صالحہ کی طرف راغِب ہونے لگتے۔ آیئے! ایک ایسا ہی اِصلاحی مکتوب پڑھتے ہیں جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کو بڑے ہی پیارے انداز میں نیکی کی دعوت دی :

شبِ بَرَاءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت عزَّوَجلَّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزَّوَجلَّ بطفیلِ حضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور، علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چندان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو جب تک آپَس میں صُلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنِہٖ تعَالیٰ حُقُوقُ الْعِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت عزَّوَجلَّ میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے

گناہ کیا ہی نہیں ۔(ابن ماجہ، کتاب الزھد،الحدیث ۴۲۵۰، ج ٤، ص ٤٩١، دارالمعرفة بیروت) ایسی حالت میں بِاِذنِہٖ تعالیٰ ضرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفِرت تامّہ (تام ۔مَہ) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔

یہ سنّتِ مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلْح کروانا) ومعافیٔ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجْراء کر کے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلامِ سُنَّةً حَسَنَةً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَمِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَایَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا (یعنی جو اسلام میں اچّھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قِیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔(المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث ٨٩٤٦، ج ٦، ص ٣٣١ دارابن حزم) کے مِصداق ۔اور اِس فقیر کیلئے عَفْو وعافِیَّتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (ان شاءَ اللّٰہ عزَّوَجلَّ) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے۔صُلْح ومُعافی سب سچّے دل سے ہو۔وَالسلام

فقیر احمد رضا قادِری ازبریلی

(فیضانِ سنّت ،جلداوّل ،ص۱۳۸۲)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا **خیر خواہ** ہوتا ہے۔کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان **محفوظ** رہیں۔ اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کو ہم سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہئے اور اپنے مسلمان بھائی سے سچے دل سے معافی مانگ لینی چاہیے۔اس کام میں ہرگز ہرگز سُستی و شرم نہیں کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت ایسی **شرمندگی** کا سامنا کرنا پڑے کہ سب مخلوق کے سامنے رُسوائی ہو۔لہٰذا عاجز بن کر فوراً معافی مانگ لینے ہی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔آج کے اِس پُرفتن دور میں دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا ماحول ہمیں یہ مدنی سوچ دیتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کا حسبِ مراتب ادب و احترام کرنا چاہئے۔دعوت اسلامی نے ہمیں یہ سوچ دی کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اللہ ربُّ العزت ہمیں **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوب خوب سنتیں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر دم سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

تبلیغ سنتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ
مرنا بھی سنتوں میں ہو سنتوں میں جینا

دیدارِ اعلیٰ حضرت کی بدولت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا

دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے دس روزہ سنّتوں بھرے **اِجتماعی اعتکاف** میں شریک ایک اسلامی بھائی نے کچھ یوں تحریر دی کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرحمٰن کا دیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نماز** پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں جن کے سروں پر **سبز سبز عمامے** اور بدن پر سنّت کے مطابق **سفید لباس** تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ **دعوتِ اسلامی** والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ پھر مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"تذکرۂ امام احمد رضا"** پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کی اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **سے محبت** دیکھ

کر میں اور بھی متأثر ہوا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں بیعت ہو کر **عطّاری** بن گیا۔ اب الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے **اجتماعی اعتکاف** میں شریک ہونے کی سعادت پا رہا ہوں اور میں **سبز سبز عمامہ** سجانے اور سنّت کے مطابق ایک مٹھی **داڑھی شریف** سجانے کی بھی نیّت کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اعلٰی حضرت اور امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اِسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اِسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

سیدھا راستہ مل گیا

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 1990ء کی بات ہے، بدعقیدگی نے ہمارے خاندان میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ میں خُود **تذبذب** کا شکار تھا کہ کون سا گروہ **سیدھے راستے** پر ہے۔ ایک رات میں نے سخت پریشانی کے عالم میں یہ دعا کی: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے صحیح عقیدے** اپنانے کی توفیق عطا فرما۔'' اس کے بعد میں سوگیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں مجھے اپنے شہد سے میٹھے میٹھے آقا **مکی مدنی مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا **دیدار** نصیب ہوگیا۔ قریب ہی نورانی چہرے والے 2 **بزرگ** بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ''**یہ احمد رضا ہیں، ان کے مسلک کو اپنا لو۔**'' پھر دوسری ہستی کے بارے میں کچھ اس طرح فرمایا: ''**یہ الیاس قادری ہیں، ان سے مُرید ہوجاؤ۔**'' جب میں بیدار ہوا تو اپنی خوش بختی پر پھولے نہ سماتا تھا۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس دن سے میں نے **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے **بیعت** ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکت سے آج میرا پُورا

خاندان سُنّی ہو چکا ہے اور ہمارے گھر میں اسلامی بہنوں کا **مدرسۃ المدینہ** (بالغات) بھی لگتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہونے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر آپ بھی شیخِ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ** محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ**" کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنّت کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقان رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" ان شاء اللہ عزوجل اپنی اصلاح کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045
لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058610-37212
حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ صدر۔
خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 4362145
سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ
فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net